www.KitaboSunnat.com



تذکرۃ المشاہیر

# حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

## کی

# خدمتِ حدیث

عبد الرشید عراقی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی خدمتِ حدیث تاریخِ اسلام کا ایک درخشندہ باب ہے۔ آپ نے جس دور میں جنم لیا، اس وقت برصغیر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ تاہم آپ کی سعی و کوشش سے برصغیر میں روشنی کے آثار پیدا ہوئے۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں:

"ہندوستان کی یہ کیفیت تھی، جب اسلام کا وہ دخترِ تاباں نمودار ہوا جس کو دنیا شاہ ولی اللہ دہلوی کے نام سے جانتی ہے۔ مغلیہ سلطنت کا آفتاب لبِ بام تھا۔ مسلمانوں میں رسوم و بدعات کا زور تھا۔ جھوٹے فقراء اور مشائخ جا بجا اپنے بزرگوں کی خانقاہوں میں مسندیں بچھائے اور اپنے بزرگوں کے مزاروں پر چراغ جلائے بیٹھے تھے۔ مدرسوں کا گوشہ گوشہ منطق و حکمت کے ہنگاموں سے پُرشور تھا۔ فقہ و فتاویٰ کی لفظی پرستش ہر مفتی کے پیشِ نظر تھی۔ مسائلِ فقہ میں تحقیق و تدقیق سب سے بڑا جرم تھا۔ عوام تو عوام، خواص تک قرآن پاک کے معانی و مطالب اور احادیث کے احکام وارشادات اور فقہ کے اسرار و



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


مصالح سے بے خبر تھے۔ شاہ صاحب کا وجود اس عہد میں اہل ہند کے لئے موہبت عظمٰی اور عطیہ کبریٰ تھا۔"[1]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی (م ۱۱۳۱ھ) کے فرزند تھے۔ ۴ شوال ۱۱۱۴ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمر سے ملتا ہے۔ ۵ سال کی عمر میں آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی (م ۱۱۳۱ھ) مولانا شیخ محمد افضل سیالکوٹی (م ۱۱۴۱ھ) اور شیخ ابو طاہر کردی (م ۱۱۴۵ھ) جیسے فاضل اساتذہ کے نام ملتے ہیں۔[2]

تکمیل تعلیم کے بعد حضرۃ شاہ ولی اللہ دہلوی نے تجدید دین اور اصلاح امت کی طرف توجہ کی اور اس سلسلہ میں آپ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اس کو احاطۂ تحریر میں لانے کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ ؎

دامانِ نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی پوری زندگی حدیث کی تشریح و تفہیم، تدریس و تعلیم، اشاعت و تفہیم میں صرف ہوئی۔ بقول شاعر ؎

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
تو اس عہد کو ہم وفا کر چلے

## حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی خدمت حدیث

حضرۃ شاہ ولی اللہ نے خدمت حدیث میں ایک طرف حدیث کی مسند بچھائی اور بہت سے حضرات آپ سے مستفیض ہوئے۔ دوسری طرف آپ نے حدیث کی کتابوں کی شرحیں لکھیں۔ مولانا سید عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں۔

جب شاہ صاحب حرمین شریفین سے واپس ہندوستان آئے اور اپنی ساری کوشش اس علم (حدیث) کی نشر و اشاعت میں صرف فرمائی آپ نے درس حدیث کی مسند بچھائی اور آپ کے درس سے بہت فائدہ پہنچا اور بہت سے لوگ فن حدیث میں کامل ہو کر نکلے۔ اس فن میں آپ

[1] مقالات سلیمان ج ۲، ص ۴۲۔ [2] اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ، ص ۶۱


محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے کتابیں بھی تصنیف کیں ۔ آپ کے علم سے بے شمار لوگوں کو فائدہ پہنچا ، اور آپ کی کامیاب کوششوں سے بدعات کا خاتمہ ہوا ۔ مسائل فقہیہ کی صحت کا فیصلہ کتاب و سنت کی روشنی میں فرماتے تھے اور صرف انہی اقوال کو قبول فرماتے تھے جن کو کتاب و سنت کے موافق پاتے تھے اور جن مسائل فقہیہ کو کتاب و سنت کے موافق نہیں پاتے تھے ، ان کو رد فرماتے تھے ، خواہ وہ کسی امام کا قول ہو ۔" [۱]

## حضرۃ شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ کی تحریری خدمات

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ نے حدیث کی جو تحریری خدمات سر انجام دی ہیں اس کی مختصراً تفصیل اس طرح ہے :

مؤطا امام مالک حدیث کی مشہور کتاب ہے اور اس کو اوّل الکتب بعد کتاب اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے ۔ آپ نے اس کی دو شرحیں "المصفیٰ" (فارسی) اور "المسوّی" (عربی) لکھیں ۔ حضرت شاہ صاحب درس حدیث کا جو طریقہ رائج کرنا چاہتے تھے یہ دونوں کتابیں اس کا نمونہ ہیں ۔ ان سے شاہ صاحب کے علوم حدیث اور فقہ حدیث میں محققانہ اور مجتہدانہ شان کا اظہار ہوتا ہے وہ مؤطا امام مالک کو صحاح ستہ میں سب سے پہلے رکھتے تھے ۔ اور اس کو سنن ابن ماجہ کی جگہ شمار کرتے تھے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ مؤطا امام مالک کے بے حد قائل اور اس کے ساتھ اعتنا کرنے اور اس کو درس حدیث میں اوّلیت دینے کے پرجوش داعی اور مبلغ ہیں ۔ شاہ صاحب اپنے وصیت نامہ میں فرماتے ہیں :

"چوں قدرت بزبان عربی یافت مؤطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ معموری بخوانند وہرگز آں را معطل نگذارند کہ اصل علم حدیث ہست خواندن آں فیضہا وارد وما را سمع جمیع آں مسلسل است ۔" [۲]

"جب عربی پر قدرت حاصل ہو جائے ۔ مؤطا کے اس نسخہ کو ، جو یحییٰ بن یحییٰ معموری کی روایت سے پڑھائیں ۔ ہرگز اس سے پہلو تہی نہ کریں کہ وہ علم حدیث کی اصل ہے اور اس کا پڑھنا پڑھانے فیض کا حامل

[۱] الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند ، ص ۱۹۹ ۔ [۲] وصیت نامہ ص ۱۱ ۔ تاریخ دعوت و عزیمت ج ۵ ، ص ۱۹۲



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ ہم کو مکمل مؤطا کی سماعت مسلسل طریقہ سے حاصل ہے۔"[1]

علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) لکھتے ہیں:

المصفیٰ : فارسی میں مؤطا کی مجتہدانہ شرح ہے۔

المسوّی : تعلیق بر مؤطا عربی زبان میں ہے۔ اختلاف فقہاء کی تفصیل ہے۔[2]

مولوی ابویحییٰ امام خان نوشہروی (م ۱۳۸۶ھ) لکھتے ہیں:

"حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی یہ دونوں شرحیں المسوّی (عربی) اور المصفیٰ (فارسی) بطریق اجتہاد لکھی گئیں۔"[3]

المسوّی اور المصفیٰ کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے شرح تراجم ابواب بخاری (عربی) علم اسناد حدیث میں مسلسلات (عربی) اور اربعین حدیث میں الفضل المبین فی المسلسل من احادیث النبی الامین (عربی) بھی لکھیں۔[4]

مولوی ابویحییٰ امام خان نوشہروی (م ۱۳۸۶ھ) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی خدمتِ حدیث کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"حجۃ اللہ، شاہ ولی اللہ نے حدیث کی اول الکتب مؤطا امام مالک کی دو شرحیں عربی و فارسی میں المسوّی اور المصفیٰ لکھیں۔ ان تقلیدی بندھنوں سے بالکل بے نیاز رہ کر اس مجتہدانہ شان کے ساتھ کہ ۱۲ ویں صدی ہجری کے مجدد کا فرض تھا۔ ان دونوں کا گویا ضمیمہ "اَلْاِنْصَافُ فِیْ بَیَانِ سَبَبِ الْاِخْتِلَافِ" (عربی) کے نام سے لکھا۔ تکملہ عِقْدُ الْجِیْدِ فِیْ اَحْکَامِ الْاِجْتِہَادِ وَالتَّقْلِیْدِ (عربی) سے کیا اور تتمہ حجۃ اللہ البالغہ جیسی غیر مسبوق کتاب سے کیا۔[5] جس کے بارے میں محی السنۃ" امیر الملک والا جاہ حضرت مولانا سید نواب صدیق حسن خان قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) فرماتے ہیں:

"در فن خود غیر مسبوق الیہ واقع شدہ ومثل آں دریں ۱۲ صد سال ہجرت از ہیچ یکے علمائے عرب و عجم تصنیفے بوجود نیامدہ ودریں جملہ تصانیف مونقش مرضی بودہ است و فی الواقع بیش ازاں است کہ وصفش تواں نوشت۔"[6]

حضرۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ۶۲ سال کی عمر میں ۲ محرم الحرام ۱۱۷۶ھ کو دہلی میں انتقال کیا۔[7]

---

[1] حیات امام مالک ص ۱۰۱ [2] تراجم علمائے حدیث ہند ج ۱ ص ۴۳ [3] تاریخ دعوت وعزیمت، ج ۵، ص ۱۹۳، ۱۹۴ [4] ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۱۴ [5] اتحاف النبلاء ص ۱۰۷ [6] تاریخ دعوت وعزیمت ج ۵، ص ۱۱۸



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ